© rasailojaraid.com

عبادت۔ فقہی تصور سے ہٹ کر ایک مخصوص مجموعی رویہ

ڈاکٹر شیما ربانی

اسسٹنٹ پروفیسر، پی ای سی ایس ایچ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کراچی

Abstract

The single strong factor responsible for weak and unimpressive character and conduct of the muslim today is the replacement of God given meaning 'Ibadat' by fiqhi meaning confining it to the duties towards God and excluding the matters relating to the rights of human beings terming them as' Moamlaat'. For muslims today , nothing is more essential than understanding clearly the true meaning of 'Ibadat'.

عبادت دراصل ایک ایسا مجموعی رویہ ہے جس کو کئی حصوں میں منقسم کیا جانا اس لفظ کے اصطلاحی مفہوم کو تبدیل کر دیتا ہے۔ قرآن میں جہاں بھی عبادت کا لفظ استعمال ہوا ہے، وہ اسی مفہوم میں ہوا ہے جس کا مقصد اسلام میں داخل ہونے والے فرد سے یہ مطالبہ کرنا ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اس نہج پر ترتیب دے کہ وہ زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہو جائے اور اللہ کیلئے اختیار کردہ یہی ترتیبِ زندگی دراصل عبادت ہے۔

یعنی ''اللہ وحدہ کی عبادت کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ واحد کی پوری اور کامل بندگی اور دنیا و آخرت کے ہر معاملے میں اسی ایک معبود کی کامل و شامل عبادت و عبودیت کو اختیار کرنا''۔(۱)

'عبادت' کے لفظ کو محض شعائر تقدیسیہ کے معنوں میں لینا اور صرف ان چیزوں پر عبادت کا اطلاق کرنا جو عابد و معبود کے مابین ہوتی ہیں، اور اس کے مقابلے میں بندوں کے باہمی تعامل پر 'معاملات' کا لفظ بولنا، یہ سب نزول قرآن کے زمانے کے بعد کی پیداوار ہے۔ عہد اول میں یہ تقسیم معروف نہ تھی۔(۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن کے اولین مخاطب عرب تھے وہ لفظ عبادت کے مفہوم کو عباداتی رسوم وشعائر میں قید نہیں سمجھتے تھے اور اس وقت تک اسلام نے ابھی تعبدی شعائر فرض بھی نہ کیے تھے اور عرب اس لفظ کا مفہوم ہر کام میں صرف ایک خدائے واحد کی بندگی کرنا اور اسی کے سامنے عاجز ہونا اور غیر اللہ کی ساری عبودیت کو اپنی گردن سے باہر نکال پھینکنا، لیتے تھے یعنی عبادت کا مطلب غیر مشروط وغیر منقسم اتباع تھا، نہ کہ محض عباداتی شعائر ورسوم وعبادات۔

اب یہ جاننا ضروری ہے کہ قرآن نے عبادت کا کیا مفہوم بیان کیا ہے اور اس کا دائرہ کار کہاں تک وسیع ہے۔

قرآن میں عبادت کے لفظ کا استعمال اور اس کا مفہوم درج ذیل آیات میں دیکھیے۔

۱) یا یھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم لعلکم تتقون.

ترجمہ: 'لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم تقویٰ شعار ہو جاؤ۔' (سورۃ البقرہ آیت ۲۱)

۲) واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین.

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کی عبادت کیے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے۔ (سورۃ الحجر آیت ۹۹) (۳)

۳) قل اِنی اُمرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین.

ترجمہ: 'کہہ دو کہ مجھے ارشاد ہوا ہے کہ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اس کی بندگی کروں۔ (سورۃ الزمر آیت ۱۱) (۴)

۴) ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم دٰخرین.

ترجمہ: 'جو لوگ میری عنادت سے ازراہِ تکبر کتراتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سورۃ المومن آیت ۶۰) (۵)

۵) وما خلقتُ الجن والا نس الالیعبدون.

ترجمہ: 'اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔' (سورۃ الذاریات آیت ۵۶) (۶)

مذکورہ آیات اور ان کے علاوہ بے شمار آیات جن میں عبادت کا لفظ آیا ہے ان میں سر تسلیم خم کر لینے والے رویے کو اختیار کرنے کا ہی مفہوم دکھائی دیتا ہے، نہ کہ محض چند عباداتی رسومات کے ادائیگی کے مطالبے کا۔

لفظ عبادت کی جمع 'عبادات' قرآن میں مستعمل نظر نہیں آتی۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم' از محمد فواد عبد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الباقی جو کہ بیروت (لبنان) سے شائع ہوئی ہے، اس میں قرآن میں 'عبادت' لفظ سے متعلق تمام الفاظ کو جمع کیا گیا ہے مگر اس کی مکمل فہرست میں بھی یہ لفظ 'عبادات' نظر نہیں آتا۔(۷)

دراصل انسانی اعمال کی تقسیم عبادات اور معاملات میں اس وقت ہوئی جب فقہ کی تالیف ہو چکی تھی، یہ ایک نئی تقسیم تھی جو علمی تالیف کی ضرورت کے تحت ہوئی تھی۔(۸)

اس تقسیم کے غلط نتائج نکلے اور لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ عبادت کا تعلق صرف انہی چیزوں سے ہے جن کو فقہی تالیف میں قسم اول میں رکھا گیا ہے اور قسم ثانی کا تعلق عبادت سے نہیں ہے۔ یہ بات اسلامی تصور عبادت سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ اسلامی تصور کی رو سے انسانی عمل کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جس پر عبادت کا معنی منطبق نہ ہوتا ہے۔ اسلامی تصور کی رو سے انسانی اعمال میں عبادت ایک محیط عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر انسان کا علم و عمل، رویہ وطیرہ، مرضیاتِ خداوندی کے مطابق ہو تو وہ ہمہ وقت عبادت میں رہتا ہے۔

جن کاموں پر فقہاء نے عبادات کا لفظ بولا ہے، وہ قرآن میں ان کاموں سے الگ تھلگ نظر نہیں آتے جن پر انہوں نے معاملات کا لفظ بولا ہے۔

اسلام کے نزدیک زندگی ایک وحدت کا نام ہے جس میں کوئی تقسیم نہیں۔ عبادات اور معاملات کی اس تقسیم نے لوگوں کو یہ کہنے کا موقع دے دیا کہ صرف چند شعائر عبادات کو ادا کر لینے کے بعد مسلم اور مومن ہونے کے لئے کسی اور کام کی ضرورت نہیں ہے۔(۹)

آج ہمارے معاشروں پر اس تقسیم کے اثرات واضح نظر آتے ہیں اکثر لوگ یہ سمجھتے ہوئے ایسی طرز حیات اختیار کر لیتے ہیں کہ جس میں معاملات اگر تمام کے تمام غیر اسلامی احکام کے مطابق بھی ادا ہو جائیں تو محض چند شعائر عبادات ادا کر لینے کے بعد انسان کے مسلم ہونے میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا اس تضاد کے نتیجے میں معاشرتی وسماجی انتشار پیدا ہوتا ہے اور انسان کی انفرادی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

انسان کی زندگی میں عبادت دراصل وہ رویہ ہے کہ جب زندگی کے تمام شعبے احکام ربانی کے مطابق ہو جائیں اور زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کو واحد و برحق ماننے کے اقرار کو پیش نظر رکھا جائے اور تمام معاملات میں خدا اور رسول ﷺ کی ہدایت کو بروئے کار لایا جائے، غرضیکہ عبادت ایک مجموعی رویہ ہے جو انسان کو عبودیت میں داخل رکھتا ہے اور اسلام کو ضابطہء حیات بناتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ سید قطب شہید، تفسیر فی ظلال القرآن جلد چہارم (ترجمہ پروفیسر میاں منظور احمد)، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور، ۱۹۸۹ء
، ص ۵۸۷

۲۔ ایضاً، ص ۶۳۹

۳۔ زاہد ملک، مضامین قرآن کریم، بن قطب انٹرنیشنل اسلام آباد، تاریخ ندارد، ص ۵۲۸

۴۔ ایضاً، ص ۵۲۸

۵۔ ایضاً، ص ۵۲۸

۶۔ ایضاً، ص ۵۲۸

۷۔ محمد فواد عبدالباقی، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، بیروت (لبنان)، تاریخ ندارد، ص ۴۴۱۔۴۴۵

۸۔ سید قطب شہید، تفسیر فی ظلال القرآن جلد چہارم (ترجمہ پروفیسر میاں منظور احمد)، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور، ۱۹۸۹ء،
ص ۶۳۹

۹۔ ایضاً، ص ۶۴۰

© rasailojaraid.com